تجلیاتِ اُفق

از جناب مولوی میر اُفق صاحب کاظمی امروہی

جو پائمالِ ستمہائے بےحجاب نہیں — وہ عشق حسن کی دنیا میں کامیاب نہیں
سہی کہ حسن کی فطرت میں اضطراب نہیں — جبھی کہ عشق کی طینت میں انقلاب نہیں
نگاہِ عشق سوئے حسن اک گناہ سہی — مگر گناہ یہ مستوجب عذاب نہیں
بروئے کار نہ آئی کوئی مثالِ وفا — جہاں میں جس کی ہو تعبیر یہ وہ خواب نہیں
جنونِ شوق کی آوارگی معاذ اللہ — کہیں سکونِ دلِ خانماں خراب نہیں
تری نگاہ نے بھر دی نہ ہو کوئی بجلی — بلا سبب تو مرے دل کا اضطراب نہیں
صد انقلاب در آغوش ہے ہر آنِ حیات — تری نگاہ کو احساسِ انقلاب نہیں
ملے وہ مجھ کو تری نازشِ جفا کے مزے — کہ آرزوئے وفا دل میں باریاب نہیں
جس انقلاب میں بدلے نہ سیرتِ عالم — وہ انقلاب حقیقت میں انقلاب نہیں
نظر کو خیرہ نہ کردے فروغِ قصرِ حیات — یہ جز تصورِ یک خیمۂ حباب نہیں

اُفق کی تشنگیِ شوق کیا بجھے اس سے
کہ بحرِ دہر بجز موجۂ سراب نہیں